Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ 29- ستمبر 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029

بدھ 29- ستمبر 1999ء - 18 جمادی الثانی 1420 ہجری - 29- تبوک 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 220

بیمار کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس جاتے تو یہ دعا کرتے -

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے- تیرے علاوہ کوئی شفا دے نہیں سکتا- ایسی شفا دے جو کوئی کمی نہ چھوڑے-

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب العائد للمریض)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں ان سب کا آخری علاج دعا ہے- خدا تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے- انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے- دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑلیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں-

ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں' نہ اپنے واسطے نہ عزیز و اقارب کے واسطے' نہ بیوی بچے کے واسطے- ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے- لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 50-51)

یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے-

(لیکچر سیالکوٹ- روحانی خزائن- جلد 20 صفحہ 222)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ: 28 ستمبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت معمولی اتار چڑھاؤ کے ساتھ بالعموم بہتری کی طرف بڑھ رہی ہے- الحمدللہ

احباب کرام پوری توجہ اور التزام سے پیارے آقا کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ دینی منصوبوں کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے- آمین

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ
کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے- جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی' جانی' علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں- جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت' مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والدیا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا- ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرمایا کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے- ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے- بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں- ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں-

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت' صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں- اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے- آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 71

ریکارڈ شدہ :- 4-جون 1999ء
نشر :- 6-جون 1999ء

نظم

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

آج کلاس کا آغاز نظم سے ہو گا جو بوسنین نو مبائع بچیوں یا خواتین نے اکٹھے کورس کی شکل میں پڑھی تھی۔

بوسنین بچوں اور بچیوں میں خاص طور پر خواتین میں بہت اخلاص پایا جاتا ہے۔ ماشاء اللہ۔ براہ راست حضرت مسیح موعود کا کلام یاد کرتی اور آپ ہی کے الفاظ میں اس کو پڑھ کے سناتی ہیں۔ یہ انکا ایک ایسا جذبہ ہے جسکو ہم اور نومبائعین کے اندر پھیلا رہے ہیں۔

چنانچہ ایک بچی نے یہ اشعار پڑھے۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یّرانی

فرمایا گزارا ہے غیر معمولی طور پر اچھی نہیں پڑھی۔ صرف یہ انکا شوق تھا اس لئے ان سے میں نے کہا ایم ٹی اے کے ذریعے سب کو بتا دوں کہ نئے نئے احمدی بچوں اور خواتین میں جو مختلف ملکوں سے تعلق رکھتی ہیں کیسا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

آواز اچھی ہونے کی وجہ سے نہیں سنایا بلکہ تبرکاً سب دنیا کو دکھانے کیلئے کہ کس طرح لوگ تیاری کرتے ہیں۔ آج کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

سویڈن کی کہانی

عبدالکریم شرما صاحب نے اردو کلاس کیلئے ایک کہانی بھجوائی ہے انکا اردو کلاس کی طرف سے شکریہ۔

HANS CHRISTIAN ANDERSON

یہ سویڈن کا ایک بہت مشہور کہانی لکھنے والا شخص ہے۔ یہ شخص سیاست میں بھی بہت رسوخ رکھتا تھا اور سویڈن کا ایمبیسڈر Ambassador بھی رہا ہے یورپ کے مختلف ممالک میں۔

اس کی کہانیوں کا میں نے مطالعہ کیا ہے کیونکہ اسکو شہرت بہت حاصل ہے تو میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس پر بھی "الف لیلہ" کا اثر ہے کوئی مزید کہانی اس زمانے کی نہیں لکھی ہوئی جس پر الف لیلہ کا اثر نہ ہو۔

لیکن یہ شکر ہے کہ انہوں نے "الف لیلہ" کا گند نہیں لیا۔ اسکے جو عجوبے ہیں وہ اخذ کر لئے ہیں۔ لیکن "الف لیلہ" ایک بہت ہی گندی کتاب ہے کہ کوئی شریف انسان اسکو پوری طرح پڑھ نہیں سکتا۔ اگر پڑھے تو استغفار ہی کرتا رہے گا۔ پڑھنا بعض دفعہ ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے کہ وہ ایک ایسا مزاج ہے جس کا سب دنیا پر اثر ہے دیکھنا پڑتا ہے کہ کیا وجہ ہوئی تھی۔

لیکن اس گندگی میں اس زمانے کا گندہ معاشرہ بھی ذمہ دار ہے۔ اس زمانے میں جب مسلمانوں کی حکومتیں عام ہو گئی تھیں۔ تو شراب خوری اور عیاشی درباروں میں عام چلتی تھی اور پھر لوگ جنات پر بھی بہت یقین رکھتے تھے۔ اور جادو پر بہت یقین رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے کہ اس میں اس زمانے کی کلچر محفوظ ہو گئی ہے اور لکھنے والے کی غالباً اپنی طبیعت گندی تھی تو اس نے گند کو بہت اچھال دیا ہے۔ لیکن یورپین مصنفین کی خوبی یہ ہے کہ اس سے مستعار تو ضرور لیا ہے۔ کوئی بڑا مصنف نظر نہیں آتا جس نے "الف لیلہ" سے سبق نہ لئے ہوں مگر بعض ایسے ہیں جنہوں نے براہ راست افریقن کہانیوں سے سیکھا ہے۔ اس میں "الف لیلہ" کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اسی طرح Rud Yard Kipling ہیں انکی کہانیاں بھی ہندوستان کی لوک کہانیاں تھیں اور ہندوستان میں جو انکے شکار وغیرہ کے تجربات ہیں اسکی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ انکے اندر بھی مجھے "الف لیلہ" کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیا۔

Hans Christian Anderson کی میں آپ کو بات بتا رہا تھا۔ وہ اس زمانے کا دنیا کا مشہور ترین لکھنے والا ہے لیکن جب اس کو غور سے پڑھیں تو اس کی کئی کہانیاں بہت بور ہیں مثلاً ٹین کے بنے ہوئے کھلونے آپس میں باتیں کرتے ہیں گندے نالے میں جاتے ہیں گھوم گھام کے واپس پہنچتے ہیں اوٹ پٹانگ کہانیاں ہیں۔

درخت ایک جگہ سے اُکھڑ کے کاٹا جاتا ہے پھر وہ ایسی جگہوں میں پہنچتا ہے جہاں اسکا کرسمس ٹری بنایا جاتا ہے پھر اس کو اوپر پہنچا دیتے ہیں بہت بور کتاب ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ ان لوگوں نے اس کو خواہ مخواہ اتنا کیوں اٹھایا ہوا ہے۔ لیکن ایک کہانی اس کی اپنی ہے۔ اس پر "الف لیلہ" کا بھی کوئی اثر نہیں کوئی دوسرا بھی اثر نہیں۔ وہ ہے چھوٹی سی لیکن ہے بہت دردناک اگر وہ صرف یہی کہانی لکھ کے مرجاتا تو اسکو اس کہانی پر شہرت ملنی چاہئے تھی۔ اپنی طرز کی آپ ہی کہانی ہے وہ

Little Match Girl

یعنی چھوٹی سی دیا سلائیاں بیچنے والی۔

ہمارے ہاں رواج ہے کہ فقیر اور غریب لوگ جو مانگنا نہیں چاہتے جو دیا سلائیاں اور ایسی چیزیں بیچتے ہیں جو لوگوں کے پاس ہوتی ہیں۔ لیکن انکی خاطر وہ ایک آنے کی بجائے آٹھ آنے کی لے لیں گے۔ یا روپے کی لے لیں گے۔ اس طرح بغیر مانگے انکے رزق کا سامان ہو جاتا ہے۔

یہ اسی قسم کی کہانی ہے۔

کہتے ہیں کہ سویڈن میں ایک بہت نکمّے ماں باپ تھے۔ کوئی کام نہیں کرنا چاہتے تھے مگر اپنی چھوٹی سی بے چاری بچی کو اس خیال سے کہ اس پر لوگ رحم کریں گے دیا سلائیاں دے دیا کرتے تھے کہ دیا سلائیاں بیچے اور جو کچھ آمد ہے وہ گھر لے آیا کرے۔ اس کی ایک دادی تھیں جو بہت نیک اور بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں وہ مر گئیں۔ اب گھر میں اس بچی پر کوئی بھی رحم کرنے والا نہ رہا۔ ماں باپ ہیں مگر اسی کی کمائی کے لالچ میں زندہ ہیں۔ اور انکو کوئی پرواہ نہیں ہے کہ یہ سردی میں کتنی مصیبت اٹھاتی ہے حضور انور نے جذبات سے مغلوب ہو کر فرمایا۔ اس بچی کی بہت دردناک کہانی ہے۔ اس خیال سے کہ کرسمس کی شام کو لوگ زیادہ رحم کرتے ہیں اسے کرسمس کی شام کو بھی گھر پر نہیں رہنے دیا بچی کو شدید سردی کے باوجود دیا سلائیاں دے کر بھیج دیا۔ سردی اتنی تھی کہ ہر طرف برفیں جمی ہوئی تھیں۔ اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ بے چاری بیچتی رہی۔ اور کوئی بازار میں چلنے والا بھی نہیں تھا جو اس سے خریدتا۔ کیونکہ لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کو ڈر تھا کہ اگر میں گھر گئی تو مجھے مار پڑے گی تو یہ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

ان الفاظ کو ادا کرتے ہوئے حضور انور کی آواز رندھ گئی۔

فرمایا۔ اچانک اسکو خیال آیا کہ گرم ہونے کے لئے اگر میں ایک دیا سلائی جلالوں تو کیا حرج ہے۔ چنانچہ اس نے ماچس نکالی اور ایک دیا سلائی کو جلایا اور اسے اپنے پاؤں اور چہرے کی طرف کیا۔ پھر جب وہ جل کے ختم ہو گئی تو پھر دوسری اور تیسری۔

معلوم ہوتا ہے اس پر موت کی غشی طاری ہو رہی تھی حضور نے آنسوؤں سے تر آنکھوں اور گلوگیر آواز کے ساتھ فرمایا۔ پھر اچانک اس نے دیا سلائی کی روشنی میں اپنی دادی کو دیکھا اس کا روشن چہرہ ہے وہ اس کے پاس آرہی ہے۔ پھر اسی تصور میں اسکو جو ہال میں کرسمس کا جشن منا رہے تھے دکھائی دینے لگے۔ یعنی تصورات ہی میں۔

جب بھی وہ دیا سلائی جلاتی تھی اسے دکھائی دے رہا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے وہ کھانے کھا رہے تھے اور مزے اڑا رہے تھے پھر اسکی دادی نے پیار سے اسکو گلے لگایا اور کہانی ختم ہو گئی۔ کیونکہ وہ فوت ہو رہی تھی۔

حضور نے یہ الفاظ رقت جذبات کی وجہ سے بمشکل ادا فرمائے۔ فرمایا میں نے کہا تھا نا بہت دردناک ہے۔ مجھے تو بڑا رونا آیا تھا یہ کہانی پڑھتے ہوئے ابھی تک اس کا دل پہ اثر ہے یہ بہت ہی پیاری کہانی ہے۔

لوگوں نے صبح دیکھا تو چھوٹی سی بچی مری پڑی ہے ساتھ جلی ہوئی دیا سلائیاں پڑی ہوئی ہیں۔

یہ اسکا انجام ہوا۔ یہ کہانی ایسی ہے جو Hans Christian Anderson کی اپنی ایجاد ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت عظیم الشان کہانی ہے گو اس نے چھوٹی سی لکھی ہے مگر بہت دردناک ہے۔

پھر حضور نے ایک عرب بچی کو ازراہ شفقت پاس بلایا اور فرمایا اپنے رشتہ داروں کو سلام کرو۔

لطائف

ایک بیرسٹر بہت زبانوں کا ماہر تھا پانچ چھ زبانیں اسکو آتی تھیں۔ ایک دوست کو خیال آیا کہ یہ اتنی زبانیں جانتا ہے اس نے اپنی بیوی کو بھی زبانیں سکھائی ہوں گی۔ اس نے پوچھا بیرسٹر صاحب آپ کی بیگم کو کتنی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اس نے کہا۔ میرے خیال میں عورت کی ایک زبان ہی کافی ہے۔

ایک ایڈووکیٹ بہت لالچی اور ذلیل عادات کا مالک تھا۔ وہ جب فوت ہوا تو اسکے دوست نے اسکی وفات پر تبصرہ کرنا شروع کیا۔ کہ اس جیسا بے ایمان انسان شاید ہی کسی نے دنیا میں دیکھا ہو کس نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا بھائی مرنے والوں کی اچھی باتیں کیا کرتے ہیں بری باتیں نہیں کیا کرتے۔ انکی بدعادتوں کا ذکر نہیں کیا کرتے۔ اس نے کہا نہیں یہ بہت اچھے تھے۔ یہ جو دو بھائی ہیں ان میں سے یہ زیادہ اچھے تھے۔ یعنی انکا دوسرا بھائی اس سے بھی بدتر تھا۔

سیف الملوک صاحب کا شحیذالاذھان سے بھجوایا ہوا لطیفہ ایک صاحب ہر اسٹیشن پر اتر کر نیا ٹکٹ خریدنے جاتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا آپ یہ کیا حرکت کر رہے ہیں جہاں جانا ہے وہاں کا ایک دفعہ ٹکٹ لے لیں۔ اس نے جواب دیا ڈاکٹر نے مجھے لمبے سفر سے منع کیا ہوا ہے۔

وقف جدید کیلئے کم از کم ایک ہزار معلمین کی ضرورت

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"........اسی غرض کیلئے میں نے جماعت میں تحریک جدید کے علاوہ وقف جدید کی تحریک بھی جاری کی ہوئی ہے تاکہ سارے پاکستان میں ایسے معلمین کا جال بچھ جائے جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور انہیں (-) احمدیت کی تعلیم سے روشناس کریں مگر یہ کام صحیح طور پر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کم از کم ایک ہزار معلم ہوں"۔

(الفضل 3-اپریل 1959ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

قسط اول

ائمہ حدیث و اصول حدیث

حدیث کے متعلق حضرت امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ علم حدیث بھی دین ہے پس دیکھو اور غور کرو کہ تم دین کس شخص سے سیکھ رہے ہو اور اس میں کیا شک ہے کہ متعلم کے اخلاق کی تعمیر میں معلم کی سیرت کو بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔

حدیث جو کہ دین کی جزئیات کی تشریح ہے اس کے مدوّن کرنے والے نہ صرف یہ کہ اس بحر کے پوری طرح شناور تھے۔ بلکہ وہ تقویٰ دین اور اخلاق کے بھی ایسے اعلیٰ معیار پر قائم تھے جس کی وجہ سے ہم پورے طور پر مطمئن ہو سکتے ہیں کہ ہمیں دین بہت صالح ذرائع سے پہنچا ہے۔ اور محمد ﷺ کی میراث دیانتدار ہاتھوں نے ہم تک پہنچائی ہے۔ پس ائمہ حدیث کی زندگی کے حالات کے مطالعہ کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ اس سے اس امر کا اندازہ ہو سکے گا کہ حدیثوں کے مؤلف کس پایہ کے انسان تھے۔ دین کے علوم کی فراہمی کے لئے جس تقویٰ دیانت اور روحانیت کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے سب انہیں ودیعت کی تھی۔ اور یاد رکھئے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے صرف محنت ہی درکار نہیں۔ ان علوم سے استفادہ کے لئے ضروری ہے کہ عبادت اور خلوت کے ذریعہ اپنی روح کو جلا دی جائے۔ امام غزالیؒ کے حالات زندگی میں یہ چیز آپ نمایاں محسوس کریں گے اور اس نکتہ کو انہوں نے خوب توضیح سے بیان فرمایا ہے۔ عربی نصاب کی ابتدائی کتابوں میں طالب علم کے لئے ایک رباعی درج کی جاتی ہے۔

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاو صانی الی ترک المعاصی
لان العلم نور من اله
ونور الله لا یعطی لعاصی

ترجمہ۔ میں نے امام وکیع کے پاس اپنے حافظے کی خرابی کی شکایت کی۔ تو انہوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی نصیحت کی۔ اور کہا دیکھ! علم خدا کا نور ہے اور خدا کا نور گنہگاروں کو نہیں دیا جاتا۔

یہاں میں ضمناً یہ ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ صحابہ قرآن و حدیث کے علم کو ہی سمجھتے تھے اور اس دور کے ایک باکمال صوفی جب اپنے بے مثال شاگرد کو قرآن کریم اور صحیح بخاری پڑھا چکے تو فرمایا۔ لو میاں! دنیا بھر کے علوم آگئے باقی جو کچھ ہے وہ اس کی تشریح ہے یا زائد۔ یہ بزرگ استاد حضرت مولانا نورالدین تھے اور ہونہار شاگرد حضرت محمود مصلح موعود

ائمہ حدیث کے حالات بیان کرنے سے قبل علم حدیث کی کچھ تاریخ کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ظاہر ہے کہ رسول مقبول ﷺ کے ارشادات صحابہؓ نے ہی سنے تھے۔ اور پھر صحابہ نے یہ امانت تابعین کے سینہ میں منتقل کی (صحابہ سے مراد وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بحالت ایمان آنحضرت ﷺ کی صحبت نصیب فرمائی اور تابعین سے مراد وہ خوش قسمت افراد ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ کی تو نہیں بلکہ حضورؐ کے صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی) اور تابعین نے پھر اپنے بعد والوں کو اور انہوں نے پھر اپنے بعد والوں کو وہ ارشادات پہنچائے۔ یہاں تک کہ مؤلفین نے اپنی صوابدید کے مطابق ان روایات کو کتابوں میں جمع کر دیا۔

یوں تو خال خال صحابہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بھی احادیث ضبط تحریر میں لاتے تھے۔ چونکہ اس وقت تحریر کا زیادہ رواج نہ تھا۔ اس لئے زیادہ اعتماد حافظہ پر ہی کیا جاتا تھا۔ اور قرآن مجید کی تدوین کے وقت جبکہ شعور ابھی اتنا پختہ نہ ہوا تھا کہ دونوں میں فرق کر سکے۔ اس لئے حدیث کی کتابت کی طرف زیادہ توجہ نہ دی جا سکی۔ لیکن جب قرآن کی ظاہری حفاظت (کیونکہ اصل حفاظت تو اس کی خدا تعالیٰ نے کی ہے کہ فرمایا انّ علینا جمعه وقرانه) سے فارغ ہو چکے اور بعض وجوہ کی بناء پر احادیث میں آمیزش کا خطرہ بھی پیدا ہو گیا۔ تو سینوں سے یہ امانت کاغذ میں منتقل کی جانے لگی۔ اس امر کی فکر سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ہوئی۔ جنہوں نے قاضیٔ مدینہ ابوبکر بن حزم اور مشہور تابعی ابن شہاب زہری کو اس کام پر مقرر کیا۔ (امام بخاری نے ان کی روایات اپنی کتاب میں درج کی ہیں گویا یہ امام بخاری کے شیخ یا استاد تھے۔ انہوں نے براہ راست صحابہ سے احادیث سنی تھیں۔ اس زمانہ میں سعید بن ابی عروبہ اور ربیع بن صبیح نے بھی کتب تالیف کیں۔ ان کی کتب بے شک ابواب و فصول پر مشتمل تھیں لیکن اوّلیت ابوبکر بن حزم کی کتاب کو حاصل تھی۔ یہ صحابہ کے فتاویٰ پر مشتمل تھی اور اس کے بعد امام زہری کی کتاب کو سمجھا جاتا ہے یہ کتاب ابواب و فصول پر مشتمل نہ تھی۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ جن کی روایات تمام صحابہ سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ کو بھی احادیث لکھوائی تھیں جن کا نسخہ آج لائبریریوں کی زینت بن چکا ہے جسے برلن یونیورسٹی کے نسخہ سے نقل کر کے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب حیدر آبادی نے صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

دوسری صدی ہجری میں حدیث کی مشہور تالیف "موطا" امام مالک معرض وجود میں آئی۔ "موطا" کی تصنیف کا زمانہ 130ھ سے 140ھ ہے۔ حدیث کے مشہور امام شافعیؒ اسی زمانہ میں ہوئے ہیں۔ آپ امام زہریؒ کے شاگرد تھے۔ لیکن ان کی حدیث پر ان کی فقہ غالب رہی۔ لہٰذا وہ فقہ کے مشہور ائمہ میں سے خیال کئے جاتے ہیں۔ فقہ کے ایک مکتب خیال کے وہ امام بھی ہیں۔ یہی حال حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ہے تیسری صدی ہجری کا زمانہ اس فن کے عروج کا زمانہ تھا۔ جس میں صحاح ستہ کے اکثر مؤلفین منصۂ شہود پر آئے۔ (اکثر میں نے اس لئے کہا ہے کہ نسائی کی تالیف چوتھی صدی ہجری کی ہے) اور حدیث پر کتابیں تالیف کی گئیں جن کی مثال نہ پہلے پائی جاتی تھی نہ آج تک پائی گئی۔ صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ مشہور کتب ہیں۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی اور ابن ماجہ۔ زیر نظر مقالہ میں ان کتب کے مؤلفین کے حالات پیش کروں گا۔ لیکن ساتھ ہی امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے حالات پیش کرنے کی جرأت بھی کروں گا۔ کہ حدیث میں ان کی کتب بھی کم اہمیت کی حامل نہیں ہیں اس کے علاوہ بھی حدیث کے ائمہ ہیں۔ لیکن یہ مختصر مقالہ ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام مالک
رحمتہ اللہ علیہ

امام مالکؒ پہلے امام ہیں جن کی کتاب نے قبولیت عامہ کی سند حاصل کی۔ آپ کی کتاب کا نام "مؤطا" ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ کتاب جس پر اتفاق کیا گیا۔ امام صاحب نے یہ کتاب مدوّن کر کے مختلف دیار و امصار کے ستر علماء کے سامنے پیش کی۔ سب نے اس پر اتفاق کیا۔ لہٰذا اس کا نام ہی مؤطا رکھا گیا۔ کہا گیا ہے۔" ھذا اول کتاب الف فی شرائع الاسلام (القبیس شرح موطا از قاضی ابوبکر بن العربی)

بعض نے صحیح بخاری پر اس کو ترجیح دی ہے اور وجہ ترجیح یہ بیان کی کہ اس کے شیوخ صحیح بخاری کے شیوخ سے افضل ہیں اور آنحضرت ﷺ تک واسطے بھی کم ہیں۔ صحاح ستہ میں اس کتاب کے نہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس میں احادیث مرفوع نہیں ہیں لیکن اہل علم نے کہا ہے کہ احادیث مرفوع ہی ہیں دس ہزار احادیث میں سے امام صاحب نے اس کتاب کے لئے 1720۔ احادیث منتخب فرمائیں اور اس کتاب کی 28 کے قریب شروح لکھی گئیں۔

امام صاحب 93ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے 179ھ میں آپ نے وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے انہیں امام مدینۃ النبیؐ بھی کہتے ہیں۔ آپ امام ابو حنیفہؒ سے عمر میں 13 سال چھوٹے تھے۔ آپ کو ہی اس حدیث کا مصداق گردانا جاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا۔ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب لوگ اپنے اونٹوں کو تھکا دیں گے لیکن مدینہ کے عالم سے زیادہ بڑا عالم وہ کسی کو نہ پائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت امام مالکؒ ہیں۔ آپ نے تحصیل علم کے لئے مدینہ سے باہر کا سفر اختیار نہیں کیا۔ اس لئے کہ اس وقت معدن علم مدینہ ہی تھا۔

دنیائے اسلام کے ہر گوشے سے لوگ تحصیل علم کے لئے یہیں آتے۔ گویا آپ کی ذات واحد ایک یونیورسٹی کی قائم مقام تھی۔ آپ کے شاگردان خاص کی تعداد تیرہ سو بیان کی جاتی ہے جن میں خطیب بغدادی قاضی عیاض اور حافظ سیوطیؒ جیسے ائمہ علوم کے نام آتے ہیں۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں امام ابو حنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ سفیان ثوریؒ اوزاعیؒ قاضی ابو یوسفؒ امام محمدؒ۔ وکیعؒ۔ سفیانؒ بن عیینہ۔ امام حدیث و فقہ عبداللہ بن مبارک جیسے ائمہ فن۔ امام احمدؒ بن حنبل۔ امام بخاریؒ۔ امام مسلمؒ۔ امام ترمذیؒ۔ ابوداؤدؒ۔ نسائیؒ جیسے مؤلفین صرف ایک واسطہ سے امام صاحب کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہیں۔ شاگرد کبھی مہمان ہوتے تو خود ان کے ہاتھ دھلاتے۔ دستر خوان خود بچھاتے۔ آپ کے والد حضرت انسؓ بھی ایک بلند پایہ محدث تھے۔ آپ کے شیوخ حضرت نافعؒ (حضرت ابن عمرؓ کے غلام) حدیث کے عظیم مدوّن ابن شہاب زہریؒ امام جعفر صادق۔ محمد بن منکدرؒ۔ محمد بن یحییٰؒ انصاری۔ ابو حازم اور یحییٰ بن سعید ہیں یہ سب مدنی ہیں۔ صرف ایک شیخ غیر مدنی ہیں یعنی مشہور تابعی ایوب سختیانیؒ۔

امام احمدؒ بن حنبل سے ایک دن ان کے بیٹے نے پوچھا۔ زہریؒ کے شاگردوں میں سے اوثق کون ہیں۔ تو آپ نے فرمایا امام مالک۔ بعض جگہ استاد اور شاگرد نے ایک ہی شیخ سے استفادہ کیا۔

سترہ سال کی عمر میں آپ نے درس دینا شروع کیا۔ حدیث کا درس شروع کرنے سے قبل وضو کرتے صاف ستھرا لباس پہنتے۔ خوشبو لگاتے بالوں میں کنگھی کرتے۔ پھر درس کے لئے تشریف لے جاتے۔ مجلس میں آپ کی مجلس تدریس بہت باوقار اور پر ہیبت ہوتی۔ ان کی مجلس کو دیکھ کر کسی نے دو شعر کہے تھے۔

ترجمہ:۔ آپ سے جب سوال دریافت کیا جائے تو آپ جواب دیتے ہیں لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے پھر بار بار سوال و جواب نہیں کیا جا سکتا۔ اور سوال کرنے والے گردنیں ڈالے خاموش بیٹھے رہتے ہیں وہ مستحق اطاعت ہیں وہ بادشاہ نہیں لیکن بادشاہوں جیسی عزت کا مالک ہے۔

آپ زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ فرماتے تھے میرے دماغ میں آج تک کوئی چیز آ کر نکلی نہیں اور آپ کے اس عدیم المثال حافظہ کا دوسروں کو بھی اعتراف تھا۔ امام زہری نے ایک دفعہ چالیس احادیث املا کروائیں دوسرے دن مجلس منعقد ہوئی تو ان سے دریافت کیا کہ تم احادیث کیوں نوٹ نہیں کرتے۔ تو آپ نے تمام احادیث زبانی سنا دیں۔

علم کو نہایت محنت اور مشقت سے حاصل کیا۔ حضرت امام نافعؒ سے حدیث سیکھنے کے لئے جنت البقیع تشریف لے جاتے اور یہ وقت دوپہر کا ہوتا تھا اور عرب کی دوپہر کا تو یہاں قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کی ریت کے ذروں پر دوپہر کے وقت مچھلی بھونی جا سکتی ہے۔ ابن ہرمز فقیہہ مدینہ سے استفادہ کے لئے صبح جاتے تو رات کو واپس لوٹتے۔ طالب علمی میں تحصیل علم کے لئے اپنے مکان کی کڑیاں تک بیچیں۔ لیکن دست سوال دراز نہیں کیا۔ دینی علوم کی تحصیل کرنے والے

اس پر غور کریں۔ ان کے اماموں کا عمل کیا تھا۔ احادیث کے استفادہ کے وقت مشغولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک دن ابوبکر بن حزم کی مجلس میں گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی واپس آ گئے۔ دریافت کرنے پر فرمایا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ کھڑے کھڑے بے اطمینانی کی حالت میں علم حدیث سیکھوں۔" روایت ہے۔ کہ ایک دن آپ درس دے رہے تھے۔ ایک بچھو نے بار بار ڈسا۔ چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔ لیکن ادب علم حدیث کی وجہ سے درس منقطع نہ کیا (بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب) اور بعد میں دریافت کرنے پر یہ بتایا۔ درس دیتے وقت مستعد اور اہل علم کو قریب جگہ دیتے۔

فتویٰ دینے سے پہلے فرماتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ" آپ سے اگر کوئی ایسا فتویٰ پوچھا جاتا۔ جس کی جزئیات کا آپ کو علم نہ ہوتا۔ تو فرماتے۔ "لاادری" ان کے شاگرد ابن وہب فرماتے ہیں اگر میں امام صاحب کی لاادری لکھا کرتا تو کتنی تختیاں بھر جاتیں (تزئین الممالک ص14) اس کی وجہ شدت تقویٰ تھا اگر کسی مسئلے میں کوئی حدیث علم میں آتی تو اپنے علم اور اجتہاد کو اس کے ماتحت کرتے۔

بنو عباس کے زمانے میں ہارون الرشید مدینہ آئے تو مؤطا کی سماعت کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کل کا دن اس کے لئے مقرر ہے۔ اگلے دن ہارون الرشید منتظر رہا کہ امام صاحب آتے ہیں۔ آپ اپنی مجلس تدریس میں تشریف فرما رہے۔ ہارون رشید نے پوچھا تو فرمایا۔ "العلم یزاد ولا یزور" علم کے پاس لوگ آتے ہیں علم نہیں جاتا۔ چنانچہ ہارون رشید آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہلا بھیجا کہ اس وقت عوام الناس کو باہر نکال دیا جائے۔ خلیفہ کا عام آدمیوں کے ساتھ بیٹھنا مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا شخصی منفعت کے لئے افادہ عام کا خون نہیں کیا جا سکتا۔ (مناقب مالک لابن مسعود الزوادی ص26) ہارون مسند پر بیٹھ گیا۔ تو فرمایا امیرالمومنین تواضع پسندیدہ ہے۔ ہارون اتر کر مسند سے نیچے بیٹھ گیا۔ اسی طرح ہارون کے بیٹوں امین اور مامون نے خیمۂ خلافت میں سماعت کی خواہش ظاہر کی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ ایک دفعہ خلیفہ منصور امام سے مسجد نبوی میں مناظرہ کر رہے تھے آواز بلند ہو رہی تھی آپ نے زجراً فرمایا۔ "لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔"

صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک مصلے پر بیٹھے وظائف میں مشغول رہتے۔ درس و افتاء سے جو فرصت ملتی وہ زیادہ تر عبادت و تلاوت میں صرف ہوتی۔ آپ کی بہن سے کسی نے پوچھا امام صاحب کا گھر میں کیا شغل ہوتا ہے۔ بہن نے جواب دیا المصحف والتلاوۃ یعنی قرآن اور تلاوت۔ مدینہ سے بہت محبت تھی یہاں سے باہر نہ جاتے تھے۔ مدینہ میں جب نکلتے سواری پر سوار نہ ہوتے۔ وجہ دریافت کرنے پر فرمایا۔ مجھے شرم آتی ہے کہ میری سواری کے پاؤں اس مٹی پر پڑیں کہ جس مٹی میں آنحضرت ﷺ مدفون ہیں

آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے یہ کتب خاص مشہور ہیں۔ رسالہ مالک الی الرشید یہ خط امام صاحب کا ہارون الرشید کے نام ہے۔ بائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ مصر میں 1322ھ میں چھپ گیا ہے اور لاہور میں اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

(سیرت ائمہ اربعہ ص302

رسالہ مالک الی ابن وہب۔ یہ اپنے ایک شاگرد کے نام خط ہے یہ رسالہ قضا و قدر پر ہے۔

کتاب الاقضیہ۔ اس میں قاضیوں کے لئے ہدایات ہیں۔ سب سے بڑی تصنیف کتاب المناسک ہے۔ والی مدینہ جعفر بن سلیمان تھا۔ (یہ ہارون رشید کا عم زاد تھا) اس نے امام صاحب کو اس مسئلہ پر کہ زبردستی طلاق لی جائے تو واقع نہیں ہوتی۔ ارباب اقتدار نے سمجھا کہ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ بیعت جبر سے لی جائے تو اطاعت فرض نہیں۔ امام صاحب کو کوڑوں سے پیٹا۔ پشت لہولہان ہو گئی۔ سواری پر چڑھا کر بازاروں میں پھرایا۔ سواری سے اترے۔ مسجد نبویؐ میں گئے۔ خون پونچھا۔ نماز ادا کی اور فرمایا سعید بن المسیب نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ہارون الرشید کو جب پتہ چلا۔ تو جعفر کو مدینہ بلا کر گدھے پر سوار کیا اور امام صاحب سے معذرت کی۔

وفات کے وقت قعنبی جو امام صاحب کے اخص تلامذہ میں سے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ شاگرد نے گریہ کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ "میں نہ روؤں تو کون روئے" اے کاش! مجھ کو میرے ہر قیاسی فتویٰ کے بدلہ ایک کوڑا مارا جاتا اور میں فتویٰ نہ دیتا"۔ گریہ جاری تھا۔ لب ذکر الٰہی سے متحرک تھے کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

ان امور سے پتہ چلتا ہے کہ امام صاحبؒ نے کس محنت سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کس رتبہ کے تھے آپ کا حافظہ کس بلا کا تھا۔ درس تدریس کے علاوہ آپ کا باقی وقت عبادت و تلاوت میں گزرتا۔ علم کی کسی قیمت پر توہین نہیں ہونے دی۔ حصول علم کی راہ میں کتنی صعوبتیں برداشت کیں۔ سچی بات کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ ان کی مجلسیں کتنی پرہیبت اور پروقار ہوتیں۔ ان کا سر سوائے خدا کے کسی کے سامنے نہ جھکا۔ شاگردوں کا وہ کتنا احترام کرنے والے تھے۔ کہاں ہیں اب ایسے اساتذہ اور مؤلفین کتب۔ اے کاش! یہ زمانہ پھر عود کر آئے۔

شہر کی خبریں

رپورٹ امان اللہ امجد صاحب

چوتھے سالانہ ورزشی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان - 17 تا 19 ستمبر 1999ء

امسال چوتھے سالانہ ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 17 ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت 8 بجے صبح ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے۔

افتتاح سے قبل تمام علاقہ جات کی ٹیمیں اپنے کوچز اور نگرانوں کے ہمراہ ایوان محمود ہال سے باہر قطاروں میں کھڑی تھیں۔

سٹیج سے باری باری ہر علاقہ کے نام کا اعلان کیا جاتا اور ایک گائیڈ کی رہنمائی میں کھلاڑی نہایت وقار اور نظم و ضبط کے ساتھ ایوان محمود ہال کے اندر اپنے علاقے کے لئے مقررہ جگہوں پر بیٹھتے رہے۔ ہر علاقہ کی ٹیم اپنے مخصوص رنگ کے لباس میں ایک دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔

تلاوت قرآن کریم' وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد قمر صاحب منتظم اعلیٰ نے ان مقابلہ جات کا تعارف کروایا۔ آپ نے اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد محترم مہمان خصوصی کو خطاب کے لئے درخواست کی۔

محترم ملک خالد مسعود صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ آج خدا کے فضل سے ہم اپنی جماعتی روایات کے امین ہیں اور ان کی پاسداری ہمارا فرض ہے۔ ان مقابلہ جات کے لئے جس نظم و ضبط اور صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ جسمانی ریاضت اخلاقی ترقی کے لئے پائیدار ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مقابلہ جات کے انعقاد کو بے حد بابرکت فرمائے۔ آمین

مقابلہ جات

فٹ بال' کبڈی' باسکٹ بال' بیڈ منٹن ' ٹیبل ٹینس' والی بال' سوئمنگ ' اور اتھلیٹکس کے مقابلہ جات ہوئے۔ اور اطفال نے نہایت محنت اور تیاری کے ساتھ ان میں شرکت کی۔

فٹ بال

اس کا فائنل میچ مورخہ 19 ستمبر کو دارالرحمت غربی کی گراؤنڈ میں صبح نو بجے کھیلا گیا۔ یہ میچ علاقہ سرگودھا اور علاقہ ربوہ کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ربوہ کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

کبڈی

پنجاب کے اس روایتی کھیل میں علاقہ لاہور اور ربوہ کی ٹیمیں فائنل میں مدمقابل تھیں۔ یہ میچ انتہائی دلچسپ تھا۔ جسے علاقہ لاہور نے جیت کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کبڈی کے فائنل میچ میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ فائنل سے قبل واقفین نو کے درمیان کبڈی کا ایک نمائشی میچ کروایا گیا جسے شائقین نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

کبڈی میں بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر مکرم جہانگیر احمد صاحب آف شیخوپورہ علاقہ لاہور کو خصوصی انعام دیا گیا۔ جبکہ علاقہ حیدر آباد کو بھی خصوصی انعام دیا گیا۔

باسکٹ بال

فائنل میں علاقہ ربوہ کی ٹیم نے علاقہ لاہور کی ٹیم کو ہرا کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

والی بال

فائنل میں علاقہ ربوہ کی ٹیم نے علاقہ لاہور کی ٹیم کو ہرا کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

دوڑ 100 میٹر واقفین نو

واقفین نو کے درمیان دوڑ 100 میٹر کا نمائشی میچ کروایا گیا جو شائقین کی دلچسپی کا حامل رہا۔

مجموعی طور پر تمام مقابلہ جات میں علاقہ ربوہ اول قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ امتیاز حاصل کرنے والوں کے لئے یہ اعزازات مبارک فرمائے۔ آمین

اختتامی تقریب

19 ستمبر کو بوقت 30-12 بجے ایوان محمود ربوہ کے ہال میں اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم' وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد قمر صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اور بتایا کہ ان مقابلہ جات میں تمام علاقہ جات سے 367۔ اطفال اور 81 زائرین نے شرکت کی۔

اس کے بعد اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم میں (اہل حق) کو ایک ماٹو دیا گیا ہے اور وہ ماٹو ہے فاستبقوا الخیرات یعنی نیکیوں میں آگے بڑھو۔ اس لئے آج ہمیں صرف کھیلوں میں ہی نہیں بلکہ ہر میدان میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان تمام اطفال ناظمین اطفال علاقہ و اضلاع قائدین علاقہ و اضلاع، منتظمین و معاونین اور ریفری صاحبان کی بے حد ممنون ہے۔ جنہوں نے ان مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد کے لئے ہر ممکن تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

سیکرٹریان وصایا

سیکرٹری وصایا مجلس موصیان کا صدر ہو گا اور حسب قاعدہ نمبر 18 قواعد الوصیت اپنی ذمہ داری اور فرائض ادا کرے گا۔ یہ فرائض رسالہ قواعد الوصیت میں چھپے ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

نہایت قبیح رسم

جناب کرنل (ریٹائرڈ) حامد محمود صاحب اپنی تصنیف "میں نے پاکستان بنتے دیکھا" کے صفحہ 308 تا 311 پر لکھتے ہیں:۔

"کفر کا فتویٰ لگانے کی نہایت قبیح رسم مسلمانوں میں چلی آرہی ہے۔ جو بھی اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے وہ جس پر چاہے کفر کا فتویٰ جاری کر دیتا ہے اور قانون کی نظر میں یہ بات قابل گرفت نہیں ہے۔ اس سے پہلے سر سید احمد خان اور شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد پر بھی جاہل ملاؤں نے ایسے ہی فتوے جاری کئے تھے اور تو اور اسلام کے بہت بڑے شیدائی علامہ اقبال پر بھی کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا تھا۔ ہوا یوں کہ علامہ پنجاب کونسل کی ممبری کے لئے انتخاب لڑ رہے تھے۔ ان کے مدمقابل ملک محمد دین بار ایٹ لاء تھے جن کو گورنر کی خوشنودی حاصل تھی۔ اس لئے پنجاب حکومت نے حضرت علامہ کو انتخاب میں ناکام بنانے کی بڑی سازشیں اور چالیں چلیں۔ اس موقعہ پر مسجد وزیر خاں کے مولانا سید دیدار علی شاہ نے اعلان کیا علامہ اقبال "شکوہ" لکھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ جب تک وہ کفر سے توبہ نہ کریں کوئی مسلمان انہیں ووٹ نہ دے۔ ووٹ صرف ملک محمد دین کو دینے چاہئیں جو نمازی، پرہیزگار اور متشرع ہیں"

کیونکہ علامہ اقبال کے لئے لاہور کے تمام نوجوان طالب علم سرگرم عمل تھے اور ہر طرف یہ نعرہ گونج رہا تھا "پتلون پوش ولی کو یاد رکھنا" اس لئے انتخاب ہوا علامہ اقبال بھاری اکثریت سے جیت گئے۔

اسی سلسلے میں مجھے بچپن میں ایک مناظرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ہوشیار پور میں کمیٹی چوک میں ایک بڑا اجتماع تھا۔ آمنے سامنے (درمیان میں تیس گز کے فاصلے پر) دو سٹیج بنے ہوئے تھے جہاں دونوں طرف لاؤڈ سپیکر کے ساتھ بہت سارے مولوی صاحبان براجمان تھے۔ دونوں طرف میزوں پر موٹی موٹی کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ مولوی صاحبان باری باری ان کتابوں سے اقتباسات پیش کرتے تھے۔ کئی گھنٹے تک بڑی عالمانہ، فلسفانہ اور جنگجویانہ بحث ہوتی رہی۔ دونوں جانب کے طرفدار تماشائی وقفے وقفے کے درمیان بڑے جوش و خروش سے نعرے لگاتے تھے۔ آخر بہت دیر کے بحث و مباحثے کے بعد اندیشہ فساد کی وجہ سے یہ تماشا ختم ہوا۔ یہاں دونوں جانب کے طرفدار مسلمانوں میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ بحث کا موضوع کیا تھا؟ سنئے اور سر دھنیے۔

لمبے چوڑے اقتباسات پڑھے جاتے تھے اور پھر ان کی بڑی عجیب و غریب فلسفیانہ تاویلات کی جاتی تھیں اور پھر اس جانب سے اعلان ہوتا تھا "پس ثابت ہوا کہ جو رسول کریم ﷺ کو بشر سمجھتا ہے وہ کافر ہے" اس کے جواب میں دوسری جانب سے جواباً موٹی موٹی کتابوں سے اقتباسات پیش کئے جاتے تھے اور جوابی فتویٰ سنایا جاتا تھا "پس بیچ اس مسئلے کے اب شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ جو شخص کریم ﷺ کو بشر نہیں سمجھتا وہ کافر ہے۔"

واہ! واہ! کیا اسلام کی خدمت تھی؟ علامہ اقبال نے ایسے ہی مولویوں کے لئے لکھا ہے ؏

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

کفر کے فتوے جاری کرنے کے علاوہ جاہل مولویوں نے نکاح ٹوٹنے کا عجیب و غریب فتویٰ بھی شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں تین مثالیں پیش کرتا ہوں۔ انسان ایک عرصے سے اجرام فلکی کے رازوں کا مطالعہ کرتا چلا آرہا ہے اس نے چاند پر پہنچنے کی کوششیں شروع کیں تو کچھ ملاؤں نے اپنے وعظ میں ارشاد فرمایا "کوئی انسان چاند پر نہیں پہنچ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام میں دخل دینے کے مترادف ہے اس لئے انسان ہرگز خدا کی خدائی میں خلل ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا" وغیرہ وغیرہ جب مسلسل کوشش اور ہمت سے امریکہ کا نیل آرمسٹرونگ چاند پر پہنچ گیا تو دنیا نے بڑی خوشی منائی کہ انسان کے لئے اب کائنات کے مطالعے کے لئے بڑا دروازہ کھل گیا ہے۔ مگر انہی دنوں اخبار میں کوہاٹ کے ایک کٹھ ملا کا فتویٰ شائع ہوا "چاند پر پہنچنے کی خبر جھوٹ اڑائی گئی ہے۔ اسلام کے عقیدے کے مطابق کوئی انسان چاند پر نہیں پہنچ سکتا۔ جو مسلمان اس بات پر یقین لے آئے ہیں کہ ایک امریکی چاند پر پہنچ گیا ہے ان کے نکاح اپنی اپنی بیویوں سے ٹوٹ گئے ہیں"

مجھے یاد ہے کہ میں نے گھر میں اپنی بیوی کو اخبار دیا اور کہا اس فتوے کو پڑھو وہ اخبار میں یہ اعلان پڑھ کر ہنسنے لگی تو میں نے کہا یہ تو رونے کی بات ہے اب ہم تو میاں بیوی نہیں رہے کیونکہ مجھے تو پورا یقین ہے کہ مسٹر نیل آرمسٹرونگ واقعی چاند پر پہنچ گیا ہے اس لئے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب مجبوری ہے مجھے تو دوسری شادی کرنی پڑے گی۔"

دوسری مثال پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہے۔ انتخابات کے موقع پر اکتوبر 1990ء کے دوران جب انہوں نے شرعی سزاؤں کا مذاق اڑایا تو عام مسلمانوں نے اس پر غم و غصے کا اظہار کیا مگر ایک جاہل مولوی کا فتویٰ اخبار میں شائع ہوا "چونکہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی اقدار کا مذاق اڑایا ہے اس لئے اب اس کا آصف علی زرداری سے نکاح ٹوٹ گیا ہے۔"

تیسری مثال ٹی وی کی مشہور اداکارہ ثمینہ پیرزادہ کی ہے۔ ثمینہ اور عثمان پیرزادہ جو حقیقی میاں بیوی تھے ٹی وی کے ایک مشہور ڈرامے میں اتفاق سے میاں بیوی کا کردار ادا کر رہے تھے ڈرامے میں ان کی مار پیٹ ہوتی ہے اور میاں اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دے کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اس کے بعد کہانی چلتی رہتی ہے مگر ہمارے اخبارات میں مولوی صاحبان کے فتوے شائع ہونے لگے "پیرزادہ عثمان نے ڈرامے میں اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق کہہ دیا ہے اس لئے اب ان میں حقیقی طلاق ہو گئی ہے۔ اب یہ لوگ میاں بیوی نہیں رہے اب ان کو فوراً الگ ہو جانا چاہئے" یہ بحث کافی عرصے تک اخبارات کا موضوع بنی رہی۔ طلاق کے حق میں اور مخالفت میں بیانات اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ اس سلسلے میں راولپنڈی کے ایک پڑھے لکھے عالم کا بھی طلاق واقع ہونے کے حق میں بیان پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ ادھر ثمینہ شادی کے کئی سال تک اولاد سے محروم رہ کر اس وقت امید سے تھی۔ اس بے چاری کو اخبارات سے اپیل کرنی پڑی "ایک عرصے کی دعاؤں کے بعد میرے گھر میں بہار آنے والی ہے مگر ان مولویوں کے فتووں نے مجھے سخت اذیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ خدا کے لئے اس سلسلے کو اب بند کیا جائے"

سبحان اللہ! یہ نکاح کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا فلسفہ بھی عجیب و غریب ہے۔ بیٹھے بٹھائے بیویاں بے چاری طلاق یافتہ قرار دے دی جاتی ہیں۔ کاش اس قسم کے فتوؤں پر پابندی لگا دی جائے۔ خاص طور پر کفر کا فتویٰ جاری کرنے کو ایک سنگین جرم قرار دیا جائے اور اس کی سخت سزا مقرر کی جائے۔ اس معاملے میں جناب سعید بن وحید علیگ نے کیا خوب کہا ہے۔

فرقوں سے نہ شیرازہ پریشان کرو
امت پہ خدارا یہی احسان کرو
ہے سہل مسلمان کو کافر کہنا
ہمت ہے تو کافر کو مسلمان کرو

ضعف حافظہ کے تین امراض

1۔ نسیان

فراموشی اور بھول کو نسیان کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ قوت حافظہ، قوت فکر اور قوت تخیل میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ ان قوتوں کے فاسد یا باطل ہونے کے درجات ہیں۔

مزاجی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ نسیان کے مریض کو کچھ یاد نہیں رہتا۔ کبھی یہ مرض اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ مریض کو اپنا نام بھی یاد نہیں رہتا۔

کبھی ماضی یاد رہتا ہے، حال یاد نہیں رہتا۔ اگر قوت تخیل قوت حافظہ بالکل معدوم ہو جائے تو بطون دماغ پر فساد کے غلبے سے نسیان کے مریض سے جانوروں کی حرکات سرزد ہوتی ہیں اور وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔

مریض دیکھی ہوئی چیزوں کو بھی بھول جاتا ہے اور وہ کام کے قابل نہیں رہتا۔ قوت فکر اور قوت تخیل میں فساد ایسا پیدا ہوتا ہے کہ الفاظ کے معانی بھول جاتا ہے۔ جو کچھ سوچتا ہے وہ غلط ہوتا ہے، خواب نہیں دیکھ سکتا، اگر دیکھ لیتا ہے تو یاد نہیں رہتا۔ بعض اطبا کہتے ہیں کہ نسیان کے مریض کو نیند بہت آتی ہے۔ مریض کی صحیح تشخیص طبی معائنے کے بعد ہی ممکن ہے۔

2۔ خفقان

اصل میں تو یہ دل کا مرض ہے، کیونکہ اس مرض میں اختلاج قلب ہوتا ہے، وحشت ہوتی ہے اس لئے اطبا نے اسے مالیخولیا کی ایک قسم شمار کیا ہے۔ شیخ بو علی سینا نے لکھا ہے کہ قلب میں ضعف پیدا ہوتا ہے تو وہ موذی کو اپنی طرف سے دفع کرنے کے لئے اختلاجی حرکت کرتا ہے۔ یہی خفقان ہے۔

3۔ مراق

اس جھلی کو مراق کہتے ہیں جو شکم کے اعضاء پر باہر کی طرف استر کرتی ہے۔ اس مرض میں مراق پھول جاتا ہے، قعر معدہ میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔

اس مرض میں غم و جنون اور خراب قسم کے افکار پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں۔ اطبا اس کو مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں۔ مریض کو وحشت اور پریشانی ہوتی ہے، خوف کا غلبہ ہوتا ہے، نیند کم آتی ہے، پریشان کن خیالات کا غلبہ رہتا ہے۔ یہ نکات شیخ نے بھی بیان کئے ہیں اور مختلف قسم کے علاج کا ذکر کیا ہے، اس لئے یہ امراض قابل علاج تو ہیں، لیکن صحیح فیصلہ طبیب کے معائنے پر موقوف ہے۔

یہ ممکن تو ہے کہ تینوں امراض کی بعض کیفیات بیک وقت ایک مریض میں موجود ہوں، لیکن تینوں امراض بیک وقت ایک ہی شخص کو لاحق نہیں ہوتے، کیونکہ نسیان میں نیند بہت آتی ہے۔ اس کی وجہ غلبہ برودت ہے۔ مراق اور خفقان میں وحشت ہوتی ہے، نیند نہیں آتی۔ اس کا سبب احتراق سودا ہے، لہٰذا اس کا فیصلہ کہ مریض کام کے قابل ہے یا نہیں معائنے کے بعد کیا جا سکتا ہے۔

(ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی فروری 99ء ص 37)

"جدید خیال پرانا تصور"

انسانی فطرت خوب سے خوب تر کی جستجو میں مصروف رہتی ہے۔ چنانچہ ماہنامہ سائنس ڈائجسٹ کراچی مارچ 99ء میں ایک مضمون بعنوان "انسانی خیالات کے تابع کمپیوٹر" جناب ڈاکٹر سید خاقان حسن صاحب کا شائع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"انسان اب اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ ایک کمپیوٹر کا تعلق انسانی دماغ سے بلاواسطہ کر دے۔ ان تحقیقات کا مقصد یہ ہے کہ خیالات کے ذریعہ کنٹرول کرنے والے کمپیوٹر اور یادداشت بڑھانے والے ایسے کمپیوٹر بنائے جائیں جن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایجاد کے بعد آج کے کی بورڈ' مانیٹر اور دیگر ؟؟وں والے کمپیوٹر بیکار اور تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔

خیالات کے ذریعہ کمپیوٹر سے تعلق پیدا کرنا اگرچہ ایک جدید خیال ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو انسانی دماغ کے کمپیوٹر کو بغیر کسی احساس یعنی آواز' اشارہ یا حکم کے صرف خیال سے ایک دماغ کا دوسرے دماغ کو حکم دینے کا تصور بہت پرانا ہے۔ انسان کی ہمیشہ سے یہ تمنا رہی ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو بغیر کوئی حکم دے کر صرف اپنی خیال کی قوت سے کنٹرول کر سکے اور ٹیلی پیتھی میں بھی شاید یہی جذبہ کار فرما ہے۔"

(صفحہ 43-44)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32342 میں قمر ذیشان ولد غلام رسول صاحب قوم صدیقی پیشہ طالب علمی عمر 22 بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-4-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمر ذیشان سیکٹر 2-D-7 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود سیکرٹری وصایا حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد محمود مودی قائد مجلس حلقہ نارتھ کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32343 میں مدثر رفیق ولد شفیق احمد شاہد پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-5-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مدثر رفیق سیکٹر B-11 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود سیکرٹری وصایا حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد شاہد نارتھ کراچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32344 میں منور احمد ستار ولد عبدالستار صاحب قوم کلو جٹ پیشہ کارپنٹر عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بفرزون نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-4-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5200 روپے ماہوار بصورت کارپنٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منور احمد ستار بفرزون نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود سیکرٹری وصایا حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد شاہد نارتھ کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32345 میں اعجاز احمد خان ولد شمشاد احمد خان قوم داؤد زئی خان پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-3-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد خان اقبال پلازہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود سیکرٹری وصایا حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 رضوان سہیل نارتھ کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32346 میں جویریہ حناء بنت چوہدری محمد ارشد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/5 دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ درج ذیل ہے۔ 1۔ لاکٹ چین وزنی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ چین وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/7500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جویریہ حناء 5/5 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 ساجد سلطان احمد وصیت نمبر 22237۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32347 میں عتیقہ مبشرہ بنت چوہدری محمد ارشد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/5 دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/7500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عتیقہ مبشرہ 5/5 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 ساجد سلطان احمد دارالصدر غربی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32348 میں طارق فواد ولد عبدالوہاب شاہد قوم کٹھانہ پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 47 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-12-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2300 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق فواد کوارٹر نمبر 47 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858 گواہ شد نمبر 2 مرزا صدیق احمد کوارٹر نمبر 43 تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر 32349 میں امتہ الحکیم ناصر زوجہ عبدالناصر منصور مربی سلسلہ قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-6-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحکیم ناصر تلونڈی موسیٰ خان P/O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد سیکرٹری وقف جدید تلونڈی موسیٰ خان گواہ شد نمبر 2 عبدالناصر منصور مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 25875۔

مسل نمبر 32350 میں شاہد چیمہ ولد نصیراللہ خان چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت 1992ء ساکن پیروچک ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-6-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہد چیمہ پیروچک P/O سولکھن آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد سیکرٹری وقف جدید تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالناصر منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25875۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بیگم قمر عطاء اللہ صاحب سابق ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی لاہور اہلیہ کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب مرحوم لاہور (وائس چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن) مورخہ 24۔ اگست 99ء کی صبح وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ اسی شام لاہور سے ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت خادم بیت

○ بیت القمر دارالصدر غربی ربوہ کے لئے ایک خادم کی فوری ضرورت ہے جو صحت مند اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ خواہش مند محترم صدر صاحب محلہ سے رابطہ فرمائیں۔

(ملک محمد رفیق صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ جمیلہ منیر صاحبہ صدر لجنہ دارالفضل ربوہ تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں ان کا بڑا اپریشن ہوا۔ اب گردے میں بھی تکلیف ہے موصوفہ ایک بہت اچھی داعی اللہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد شفاء کاملہ عطاء کرے۔ اور خدمت دین کرنے کی توفیق دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب جاوید ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب (اسٹیشن ماسٹر) حال کھاریاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-8-12 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ جس کا نام "دردانہ احمد" تجویز ہوا ہے عزیزہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم گولیکی کی پڑپوتی اور پڑنواسی ہے اور مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تحریک جدید کی برکات

○ تحریک جدید کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو گا۔ جیسا کہ اس بابرکت تحریک کے جاری کرنے والے مقدس وجود نے فرمایا

"تحریک جدید کا (مالی جہاد) وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا"

نیز فرمایا "یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

(پانچہزاری کتاب ص 14)
وکیل المال اول تحریک جدید

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کیولری گراؤنڈ لاہور کے زیر استعمال رسید بک نمبر 4132 رسید نمبر 1 تا 18 استعمال شدہ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ جس کو یہ رسید بک ملے وہ براہ کرم یہ رسید بک ایوان محمود ربوہ پہنچا دے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے سالانہ نمائش منعقد کرنے کی تاریخ 99-12-5 اور 99-12-6 بروز اتوار، سوموار مقرر کی گئی ہے۔ تمام مجالس کو تاکید ہے کہ یکم دسمبر تک سامان مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری صنعت و دستکاری)

فیکس نمبر کی تبدیلی

○ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان (ایوان محمود) کا فیکس نمبر 919 تبدیل ہو گیا ہے۔ اب اس کا نمبر 213091 ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا پر حملہ کی تیاری

روس نے کہا ہے کہ چیچنیا پر حملے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ مسلم حریت پسندوں کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔

حسنی مبارک چوتھی بار مصر کے صدر

حسنی مبارک چوتھی بار چھ سال کیلئے مصر کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ صدارت کے لئے وہ واحد امیدوار تھے۔ ریفرنڈم میں 93.97 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ 90 فیصد افراد نے ووٹ ڈالے۔

افغانستان میں جنگ بند ہونی چاہئے

افغانستان کے سابق بادشاہ ظاہر شاہ نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملک تباہ ہو رہا ہے۔ افغانستان میں جنگ بند ہونی چاہئے۔ ملک میں امن کے لئے جرگہ کو بلایا جائے جس میں قبائل اور دانشور شریک ہوں۔

میکسیکو میں دھماکے

میکسیکو میں متعدد دھماکوں سے 100۔افراد ہلاک اور 350 زخمی ہو گئے ہیں۔ کلایا کے مقام پر آتش بازی کے گودام میں متعدد دھماکوں سے قریبی ہوٹل بھی لپیٹ میں آگیا۔ گیس سلنڈر پھٹ گئے۔ قیامت صغریٰ برپا ہو گئی۔

مشرقی تیمور امن فوج کے حوالے

انڈونیشیا کی فوج نے مشرقی تیمور امن فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ شرائط کے تحت علاقہ کی سلامتی کی کچھ ذمہ داریاں انڈونیشیا کی کمان میں رہیں گی۔ ڈیڑھ ہزار انڈونیشی فوج وہاں موجود رہے گی۔

طالبان کا دو اہم شہروں پر قبضہ

طالبان نے شمالی علاقے کے دو اہم شہروں امام صاحب اور دشت آرچی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قبضہ دو روزہ لڑائی کے بعد کیا گیا۔ طالبان نے مخالفوں کی رسد کے راستے کاٹ دیئے ہیں۔

امریکی طیارہ تباہ

امریکہ کا ایک چھوٹا مسافر طیارہ ہوائی میں آتش فشاں پہاڑ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں سوار 10 افراد ہلاک ہو گئے۔

خلائی سفر

امریکہ کی ایک کمپنی نے خلائی سفر سے لطف اندوز ہونے والوں کے لئے 90 ہزار ڈالر کا ٹکٹ جاری کیا ہے۔ یہ کمپنی خلائی سفر کے شائقین کو پہلے ہی 100 ٹکٹ فروخت کر چکی ہے۔ جو سیاروں کی سیر کے انتظار میں ہیں۔

امن ایوارڈ

یونیسکو کا امن ایوارڈ بنگلہ دیش کی وزیراعظم حسینہ واجد کو دیا گیا ہے۔ امن ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد بنگلہ دیشی وزیراعظم جب وطن واپس پہنچیں تو شاندار استقبال کیا گیا۔

یروشلم کی آزادی اور امن

عرب لیگ نے کہا ہے کہ یروشلم کی آزادی کے بغیر مشرقی وسطیٰ میں پائیدار امن ممکن نہیں۔ اسرائیل کی طرف سے مسلمانوں اور عبادت گاہوں پر حملے جاری ہیں۔ یروشلم کو فلسطین کا دارالحکومت بنایا جائے۔

یوگوسلاویہ میں زبردست مظاہرہ

یوگوسلاویہ میں 40۔ہزار افراد نے زبردست مظاہر کیا اور صدر میلازوچ کے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ مارچ میں شریک افراد نے حکومت کے خلاف نعرے لگائے پارلیمنٹ کی عمارت اور سربیا کے سرکاری ٹیلی ویژن کے سامنے سے گزرتے ہوئے سیٹیاں بھی بجائیں۔

بھارت میں تیسری قوت کا دعویٰ

سماج وادی پارٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارت میں تیسری قوت تیزی سے آگے آ رہی ہے۔ حکومت بی جے پی کی بنے گی نہ کانگرس کی۔ تیسری قوت کی مرضی کے بغیر کوئی وزیراعظم نہیں بن سکے گا۔ سماج وادی پارٹی کے ملائم سنگھ یادیو نے کہا کہ واجپائی پاک بھارت دوستی کریں تو محب وطن کہلائیں۔ میں کہوں تو ملک دشمن بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام آباد سے ہماری دوستی ہو جائے تو گھر گھر بجلی پہنچ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ساڑھے تیرہ کروڑ کے ملک نے بھارت کو آگے لگا کر کشمیر کو بین الاقوامی معاملہ بنا دیا۔

ایران کا اخبار بند ڈائریکٹر کو سزا

ایران کا ایک اور اخبار بند کر دیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر کو اڑھائی سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ قدامت پسندوں کی پالیسیوں سے اختلاف رکھنے والوں کے مزید کئی اخبارات الیکشن سے پہلے بند ہو سکتے ہیں۔

ٹونی بلیئر کی خواہش

برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے 5 سال تک اقتدار میں رہنے کی خواہش ظاہر کر دی ہے۔ سرکاری ترجمان نے کہا کہ وہ مارگریٹ تھیچر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طویل عرصے تک برطانوی عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
29- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-58
30- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-37
30- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-59

میری حکومت قائم اور مضبوط ہے

وزیراعظم پاکستان نواز شریف نے کہا ہے کہ میری حکومت قائم بھی ہے اور مضبوط بھی۔ جمہوریت کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ حکومت کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوششوں کے پیچھے کوئی غیر ملکی ہاتھ کارفرما ہے تو بھی ناکامی اسکا مقدر ہے۔ پاکستان 21 ویں صدی میں خوشحال ملک بن کر ابھرے گا۔ سابق دور میں خزانہ خالی کر دیا گیا تھا۔ کسی سیاست دان کو برا نہیں کہتا۔ اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت کس نے دی؟ بیرونی ہاتھ حکومت کو ختم نہیں کر سکتا۔ سازش بھانپ رہا ہوں تبصرہ نہیں کروں گا۔

بیماری کا خاتمہ (صرف) معیاری دوا سے

جرمنی کی تمام سیل بند ادویات اور معیاری پاکستانی ادویات' گولیاں' ٹکیاں' شوگر آف ملک۔ پہلے سے زیادہ رعایتی قیمت پر نیز خالی ڈبیاں اور ڈراپر زدستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل - گولبازار ربوہ
فون 771
213156

احتجاجی جلوس پر لاٹھی چارج

نواب شاہ میں پیپلز پارٹی کے احتجاجی جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا جس سے متعدد کارکن زخمی ہو گئے۔ غلام قادر چانڈیو سمیت 15- کارکن گرفتار کر لئے گئے اپوزیشن کے 330 رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ فاروق ستار کی گرفتاری میں ناکامی کے بعد کراچی پریس کلب پر مستقل پولیس تعینات کر دی گئی۔ کراچی ویسٹ میں پولیس نے پیپلز پارٹی کے دفتر کے تالے توڑ کر قبضہ کر لیا گیا۔

بینظیر کے خلاف کارروائیوں پر احتجاج

اپوزیشن کے 11- ارکان پارلیمنٹ نے جی سیون ممالک کے وزراء خارجہ کو خط میں لکھا ہے کہ بینظیر بھٹو کے خلاف حکومتی کارروائیوں پر نوٹس لیں۔ نواز حکومت اپوزیشن کو کچلنا چاہتی ہے۔ احتساب بیورو نے بینظیر بھٹو کی جائیداد نیلام کرنے کا بیان جاری کر کے ثابت کر دیا کہ بینظیر کے خلاف کارروائی کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی جا چکی ہے۔

محکمہ تعلیم کے 3- ہزار ملازمین فارغ

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی نے محکمہ تعلیم میں پی ٹی سی' ای ایس ٹی' ڈرائنگ' عربی' جونیئر کلرک' اسسٹنٹ سیکورٹی گارڈز اور نائب قاصد کی 3 ہزار آسامیوں کو 3 سال کے کنٹریکٹ پر مجوزہ بھرتی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ کنٹریکٹ بھرتیوں کو ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر نے غیر قانونی قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا تھا۔

خلافت راشدہ کا نظام

سپاہ صحابہ کے صدر اعظم طارق نے کہا ہے کہ "امیرالمومنین" کا خطاب میرے بزرگوں اور چاہنے والوں کا مجھ پر سب سے بڑا اعتماد ہے۔

اطلاع عام

GHP جرمن ہومیوفارمیسی کی پوٹینسی و ادویات کے نرخ مورخہ 99-9-16 سے بڑھ گئے ہیں لیکن احباب کی سہولت کی خاطر مورخہ 99-10-15 تک سابقہ ریٹ برقرار رہیں گے۔ فائدہ اٹھائیں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ۔ پوسٹ کوڈ 35460 فون - 212399